www.emarsiya.com

دلگیر غیر مطبوعہ

مرثیہ

در حال شہادت حضرت علی اصغرؑ

بند......۱۵

۱
جب حسینؑ ابن علی تنہا رہے اکبرؑ کے بعد زندگی سے تھے بہت بیزار اُس دلبر کے بعد
کہتے تھے مرتے ہیں اب ہم بھی علی اکبرؑ کے بعد اب کسی کا سر نہیں کٹنے کا اپنے سر کے بعد
ظالموں کی ہم تلک تیغ آزمائی ختم ہے
لڑ چکے جب ہم تو پھر ساری لڑائی ختم ہے

۲
ہے مری آنکھوں تلے اسدم وہ ساعت پھر رہی ننگے سر گویا ہے زینبؑ اونٹ کے اوپر چڑھی
بالیاں بیٹی کی میرے کھینچتا ہے اک شقی ڈر کے مارے ہے سکینہؑ گود میں ماں کے چھپی
دیکھتا ہوں خیمے کی گویا قناتیں جلتی ہیں
خاک لے کے بی بیاں کبرا کے منہ پر ملتی ہیں

۳
دیکھتا ہوں خیمے میں گویا دھنسے ہیں اہل شام خیمۂ عصمت میں ہے اہلِ ستم کا اژدھام
وارثوں کا بی بیاں روتی ہیں لے لے کے نام کاٹتے ہیں رسیاں خیموں کی تیغوں سے تمام
بیڑیاں پہنا رہے ہیں پاؤں میں سجادؑ کے
کھینچے تلواریں کھڑے ہیں سر پہ اُس ناشاد کے

۴
ہے مرے خیمہ میں گویا غل پڑا ہے ہے حسینؑ آرہی ہے میرے کانوں میں صدا ہے ہے حسینؑ
بی بیاں کہتی ہیں باآہ و بکا ہے ہے حسینؑ تین دن کا پیاسا تو مارا گیا ہے ہے حسینؑ
کہتی ہیں زینبؑ بہن ہے ہے مرے بھائی امام
ہائے بے گور و کفن ہے ہے مرے بھائی امام

www.emarsiya.com

۵
قتل کے میداں میں تھا سبطِ احمدؐ کا یہ حال — اپنے گھوڑے پر کھڑے تھے خون سے زخموں کے لال
آ گیا اتنے میں شہ کو جو رفیقوں کا خیال — دیکھ کر ہر ایک لاشے کی طرف روئے کمال
اور یہ فرمانے لگے اے دوستو صد آفریں
کہہ رہے ہیں تم کو زہراؑ و محمدؐ آفریں

۶
شاہِ دیں لاشوں سے رن میں کہہ رہے تھے یہ ابھی — ناگہاں اُن کی نظر خیمہ کی جانب جا پڑی
دیکھتے کیا ہیں کمر نہوڑائے فضہ غم زدی — ہاتھ میں تھامے عصا میداں میں آتی ہے چلی
اُنگلی پکڑے فضہ کی بالی سکینہؑ ساتھ ہے
پاؤں ننگے نازوں کی پالی سکینہؑ ساتھ ہے

۷
جبکہ فضہؑ اور سکینہؑ پر پڑی شہ کی نظر — آئے گھوڑے سے اتر کر پاس شاہِ بحر و بر
اپنا منہ ملنے لگی فضہ رکابِ شاہ پر — شہ نے فرمایا کہ تم اس دھوپ میں آئیں کدھر
پاؤں ننگے کیوں سکینہؑ آئی جلتی ریت میں
لڑکیوں کو بھی کوئی لاتا ہے رن کے کھیت میں

۸
کان میں فضہ کے پھر کہنے لگے یوں شاہِ دیں — وہ پڑا ہے لاشۂ عباسؑ دریا کے قریں
خیر ہے اب تک سکینہؑ نے اُسے دیکھا نہیں — سامنا رو کے کھڑا ہوں اس لیے میں دل حزیں
اُس کا رونا ہے بہت دشوار مجھ بے آس پر
یہ کہیں دوڑی نہ جائے لاشۂ عباسؑ پر

۹
شاہ کی لیکر بلائیں پھر یہ فضہ نے کہا — آپ کو بانو نے بلوایا ہے شاہِ کربلا
ساتھ کر دی ہے یہ اُس نے اپنی تیری دلربا — اور جو کچھ کہنا تھا وہ بھی ہے اسی سے کہہ دیا
پوچھو اپنی لاڈلی سے کس لیے آئی ہے یہ
اپنی اماں جان کا پیغام کچھ لائی ہے یہ

www.emarsiya.com

۱۰
تب سکینہؑ سے یہ فرمانے لگے شاہِ زماں مجھ کو ڈیوڑھی سے پکارا ہوتا اے آرامِ جاں
پاؤں ننگے ایسی جلتی ریت میں آئیں یہاں سر کی ٹوپی کیا ہوئی نعلین پاؤں کی کہاں
ہاں یہ اب سمجھا تم اپنی ماں کے بھیجے آئی ہو
لو کہو مجھ سے جو کچھ پیغام اُن کا لائی ہو

۱۱
عرض کی رو رو سکینہؑ نے کہ شاہِ کم سپاہ پیاس سے ہے چھوٹے بھائی کی مرے حالت تباہ
اس گھڑی آنکھیں پھرائے دیتا ہے وہ رشکِ ماہ گھر میں چل کر اُس کی حالت پر ذرا کیجئے نگاہ
واسطہ خاتونِ جنّت کا دلاتی ہیں تمہیں
پاس پردے کے کھڑی اماں بلاتی ہیں تمہیں

۱۲
سن کے بیٹی کا سخن گھوڑے سے اُترے شاہِ دیں پیار سے چھاتی لگایا چوم کر اُس کی جبیں
گود میں اس کو لئے ابنِ امیرالمومنینؑ آنسو آنکھوں سے بہاتے آئے بانو کے قریں
دیکھتے کیا ہیں کہ اصغرؑ گود میں بیہوش ہے
اشک برساتی ہے ماں آنکھوں سے اور خاموش ہے

۱۳
دیکھ کر صورت کو اُس کی شاہِ دیں نے رو دیا اور سکینہؑ سے کہا تم گود سے اُترو ذرا
بیٹی جب گودی سے اُتری شہ کے با آہ و بکا شاہ نے بیٹی کو پھر گودی میں اپنے لے لیا
نہر سے پانی پلانے اُس کو یوں سرور چلے
ڈر سے تیروں کے سپر کی آڑ میں لیکر چلے

۱۴
شاہ نے ہر چند بچے کو چھپایا تیر سے چھپ سکا ہرگز نہ اصغرؑ دیدۂ تقدیر سے
تیر اک اس طرح آیا لشکرِ بے پیر سے چھید کر حلق اور گذرا بازوئے شبیرؑ سے
اس طرف جاری ہوا بازو کے روزن سے لہو
اُس طرف بہنے لگا اصغرؑ کی گردن سے لہو

www.emarsiya.com

15 شاہ نے رو کر کہا اُس فوج سے اے اشقیا — یہ بتاؤ اس کے مرجانے سے تم کو کیا ملا
اس نے تو مارا نہ تھا کوئی تمہاری فوج کا — ہاں علی اکبر کا تم نے اس سے اب بدلا لیا
خوب گھر میرا کیا برباد یوں ہی چاہیئے
واہ واہ اے فرقۂ جلاّد یوں ہی چاہیئے

دلگیر — غیر مطبوعہ

مرثیہ

درحال شہادت حضرت فاطمہؑ

بند ۸۰

1 خدا نے نور کا احمدؐ کے جب ظہور کیا — تو اپنے نور سے مشتق نبیؐ کا نور کیا
نبیؐ کے نور کو رشکِ چراغ طور کیا — پھر اس کو مصلحتاً قرب سے جو دُور کیا
نبیؐ کا نور حقیقت میں نورِ یزداں ہے
ازل سے تابہ قیامت فروغ یکساں ہے

2 علیؑ کا نور اسی نور سے ہوا مشتق — سوائے امرِ رسالت نہ فرق تھا مطلق
ہوئی جو فاطمہؑ سے کائنات کی یہ رونق — تو اس میں بھی تھا وہی نورِ قادرِ برحق
وہی جلال وہی شان حق پرستی تھی
زیادہ اور دن سے مظلومیت برستی تھی

3 لقب تھا حضرت خیر الورا محمدؐ کا — نبیؐ نے آپ کہا فاطمہؑ کو خیر النسا
ہوا پھر ایسا بھلا کس کا نام نامِ خدا — فرشتے جس کو کہیں فخرِ مریمؑ و حوّاؑ
زہے وقار کہ خود بضعتِ پیمبرؐ تھی
نسا میں سابق الاسلام اس کی مادر تھی